فون نمبر: 5863260
5862956
مدیر: چوہدری ریاض احمد
Email: centralanjuman@yahoo.com
رجسٹرڈ ایل نمبر: 8532
قیمت فی پرچہ -/10 روپے

جلدنمبر 97	18 رجب تا 18 شعبان 1431 ہجری - یکم تا 31 جولائی 2010ء	شمارہ نمبر 14-13

- آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، نہ نیا نہ پرانا۔
- کوئی کلمہ گو کافر نہیں۔
- قرآن کریم کی کوئی آیت بھی منسوخ نہیں نہ آئندہ ہوگی۔
- سب صحابہ اور آئمہ قابل احترام ہیں۔
- سب مجددوں کا ماننا ضروری ہے۔

ارشادات مسیح موعود

برکات رمضان المبارک

فرمایا عبادات دوقسم کی ہوتی ہیں۔ عبادت مالی اور عبادت بدنی۔ مالی عبادتیں تو اس کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہے۔ بدنی عبادتیں بھی انسان جوانی میں کر سکتا ہے۔ ورنہ ساٹھ سال کے بعد طرح طرح کے عوارض لاحق ہو جاتے ہیں اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اس کی برکت بڑھاپے میں ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ اس لئے چاہیے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے۔ روزہ کے بارہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے ''اور روزہ رکھنا تمہارے لئے خیر وبرکت ہے''۔

ایک بار میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے تو معلوم ہوا کہ اس لئے ہے کہ اس سے روزہ کی توفیق ملے۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیے وہ قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ عطا کر سکتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جب دیکھے کہ روزہ سے محروم رہ جاتا ہے تو دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے میں اس سے محروم رہ جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ کر سکوں۔ اس لئے اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا توفیق دے گا۔

اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں قیود نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اور اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اسے محروم نہیں رکھتا اور اس حالت میں اگر رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو جاتی ہے کیونکہ ہر ایک کام کا مدار نیت پر ہے جو شخص روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا، اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزہ رکھیں گے۔ بشرطیکہ وہ بہانہ نہ ہو۔ اور اللہ

تعالیٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ اگر کسی شخص پر اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے۔ اور وہ اپنے خیال میں گماں کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے۔ کب ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور اس کا منتظر ہی تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے اس دنیا میں بتہ سے لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ جیسے وہ اہل دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دے لیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش لیتے ہیں وہ تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح قرار دے لیتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہیں۔ تکلف کا باب تو بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اسکے رد سے ساری عمر بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے مگر خدا تعالیٰ اس کی نیت اور اس کے ارادے کو جانتا ہے اگر اس کے دل میں درد ہے خدا تعالیٰ اسے اصل ثواب سے زیادہ ثواب دیتا ہے کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شے ہے۔ جبکہ جو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں۔ جب میں نے چھ ماہ کے روزے رکھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے کشف میں ملا اور انہوں نے کہا کہ تو نے کیوں اپنے نفس کو مشقت میں ڈالا ہوا ہے۔ اس سے باہر نکل اسی طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے کہتا ہے تو کیوں مشقت میں پڑا ہے مگر جو لوگ تکلف سے اپنے آپ کو مشقت سے محروم رکھتے ہیں۔ خدا ان کو دوسری مشقت میں ڈالتا ہے اور نکالتا نہیں۔ دوسرے جو خود مشقت میں پڑتے ہیں ان کو وہ آپ نکالتا ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ مشقت نہ کرے۔ بلکہ ایسا بنے کہ خدا تعالیٰ اس کے نفس پر شفقت کرے۔ کیونکہ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کے واسطے جہنم ہے اور خدا کی شفقت جنت۔ ابراہیم علیہ السلام کے قصہ پر غور کرتے ہیں جو آگ میں خود گرنا چاہتا ہے اسے خدا آگ سے بچاتا ہے اور خود آگ سے بچنا چاہتا ہے وہ آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ یہی رسلم ہے اور یہ اسلام ہے کہ جو کچھ خدا کی راہ میں پیش آوے اس کا انکار نہ کرے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عصمت کے فکر میں خود لگتے تو واللہ یعصمک امن الناس آیت نازل نہ ہوتی۔ حفاظت الٰہی کا یہ سر ہے اور روزوں کے فضائل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اور کالمات الٰہیہ کا شرف بھی اسے مل سکتا ہے۔

(پیغام صلح ۲۶ اگست ۱۹۱۳ء جلد نمبر ۲۱)

حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ نے فون پر احباب جماعت کو ماہِ رمضان میں صوم الصلوۃ کی پابندی اور استحکام پاکستان و جماعت کے لئے انتہائی سوز و گداز سے خدا کے حضور دعاؤں پر زور دیا ہے اور سیلاب سے متاثرین کو بھی دعاؤں میں شامل کرنے کا اظہار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہر مصیبت اور پریشانی کو دور فرمائے۔ آمین۔ (ادار یہ)

صبر کرنے والوں کو خوشخبری دو۔ جنہیں جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں۔ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں

خطبہ جمعہ حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور جو اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تم محسوس نہیں کرتے۔ اور ضرور ہم کسی قدر ڈر، بھوک مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصانات سے تمہارا امتحان کریں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دو۔ جنہیں جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں۔ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی وہ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے مغفرت اور رحمت ہوتی ہے اور یہی وہ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں''۔

میں نے اپنا پچھلا خطبہ انہیں آیات کی تلاوت کے بعد دیا تھا اور اسی مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو ایمان لائے ہیں مخاطب کر کے کہا ہے کہ ''پس مجھے یاد کرتے رہو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو''۔ ان آیات میں ایمان لانے والوں کو ایک بہت اہم بات اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب امتحانات آئیں۔ تو اگر اس کو یاد کرو گے تو وہ بھی تمہیں یاد رکھے گا۔ ایسے حالات میں جن سے ہم گزر رہے ہیں انسان کی فطرت ہے کہ جب آزمائشیں آتی ہیں تو وہ اللہ اللہ پکار اٹھتا ہے لیکن جب آسائشیں آجائیں تو اللہ کا ذکر اپنے دل سے بھلا دیتا ہے۔ اس آیت میں جو ہدایت دی گئی ہے وہ صرف مصیبت کی گھڑیوں کے لئے ایک فارمولا نہیں ہے بلکہ ہر وقت یاد رکھنے اور عمل کرنے کی بات ہے۔

اس مضمون کو آج میں آگے بڑھاؤں گا۔ پچھلی مرتبہ میں بتا چکا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ احمدیہ نے اس کی تشریح یوں کی کہ آسائشوں کے وقت تم مجھے یاد کرتے رہو تا کہ جب تمہارے سر پر مصیبتیں آن پڑیں تو میں تمہیں یاد رکھوں اور تمہاری مدد کرتا رہوں۔ ہم سے پہلے جو کوتاہی ہوگئی ہے کہ ہم نے اس کی یاد کو بھلائے رکھا۔ اللہ غفور رحیم بھی ہے اور توبہ بھی قبول کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ان نازک حالات میں ہم اس کی طرف مکمل رجوع کریں۔ اس کی ناشکری نہ کریں۔ اللہ کی یاد کو بھلا دینا بھی اس کی ناشکری ہے اور کفر ہے۔ جب آپ اللہ جو خالق اور کارساز ہے اس کو بھلا دیتے ہیں تو اس سے بڑھ کر اس کی ہستی کا اور کیا انکار ہوسکتا ہے کہ آپ اپنی مرضی سے خدا کو یاد کرتے رہیں اور جب مسائل حل ہو جائیں تو ناشکرے بن کر دنیا میں اکڑتے ہوئے پھریں اور جو کامیابی اللہ کی مدد سے ہوئی ہے۔ اس کو سمجھیں کہ وہ آپ کے اپنے علم اور کوشش کی وجہ سے ہوئی ہے۔ یہ ہمیشہ یاد رہنا چاہیے کہ ہمیشہ اللہ کا ذکر کرنا اور صبر کی اور نماز کی تلقین ایک ساتھ کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کا ایک طریقہ بتایا گیا ہے اور ان آیات میں ان امور کا بھی ذکر ہے کہ آزمائش آئے گی ڈر سے، بھوک سے، مال و جان اور پھلوں کے نقصان سے اور اگر تم نے اس امتحان میں کامیابی حاصل کرنی ہے تو وہ کامیابی حاصل ہوسکتی ہے کہ دل میں یہ یقین کرلیں کہ جو کچھ دیا ہوا ہے وہ اللہ کا ہے جب وہ اس کو واپس مانگے گا تو اس کو واپس کرنے میں کوئی دریغ نہیں کریں گے۔ ایک مسلمان کا یقین ہونا چاہیے کہ ''آپ کی نمازیں ایسی ہوں جن میں آپ مدد کے لئے صرف اسی کو پکار رہے ہیں'' جن عبادات کے ذریعے آپ مدد مانگتے ہیں وہ صرف اور صرف اللہ کے لئے ہوں دکھاوے کے لئے نہ ہوں۔ عبادت اس لیے نہ ہوں کہ ہمیں ضرورت پڑتی ہے اس لئے ہم نمازیں پڑھیں۔ ہمیں بغیر ضرورت کے بھی نمازیں پڑھیں ورنہ ہم نہایت ناشکرے ہوں گے۔ اللہ

تعالیٰ جب آپ کو آزماتا ہے تو وہ یہ چاہتا ہے کہ آپ یہ محسوس کریں کہ یہ جتنی چیزیں ہیں چاہے زندگی ہو موت ہو، مال ہو دولت ہو، آپ کی ہر چیز اسی کی ہے اور آپ ہر وقت تیار رہیں کہ اس کو مانگنے پر پیش کر دی جائے گی اور یہ ضروری ہے کہ جو آخری آیت میں آتا ہے ترجمہ: ''یہی ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے مغفرت اور رحمت ہے اور یہی وہ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں'' لہذا یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش، رحمت اور ہدایت کے لئے استقامت سے اس کی عبادت کریں اور ہر حال میں استقامت کے ساتھ قائم رہیں۔

آج کل آپ دیکھ رہے ہیں اس کالونی میں آپ کے ارد گرد غیر معمولی حفاظتی انتظامات نظر آ رہے ہیں۔ جس کو ہم دارالسلام کہتے ہیں۔ سڑکوں پر روک کر آپ کی چھان بین کی جا رہی ہے۔ کاروں کو ایک حد سے آگے جانے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ سپاہیوں اور جماعت کے محافظ نوجوانوں کے ہاتھوں میں حفاظتی ہتھیار دیکھ رہے ہیں ان اقدام کے ذریعہ ہم اپنا دفاع کر رہے ہیں یہ دفاع کرنا بھی اللہ کا حکم ہے۔ جس کا ذکر النساء 103 آیت میں یوں ہے:

ترجمہ: **''اور وہ اپنا بچاؤ اور اپنے ہتھیار لئے رہیں۔ کافر چاہتے ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ اور تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں''۔** اللہ کا حکم ہے کہ آپ نے تیاری رکھنی ہے۔ لیکن اصل پیغام یہ ہے کہ ان آزمائشوں میں سب سے بڑا اسلحہ، سب سے بڑی دیوار، سب سے بڑا گیٹ، سب سے بڑا ہتھیار نقصان سے بچنے کے لئے اللہ کی مدد ہے جو صبر اور نماز کے ذریعہ ہی حاصل ہوتی ہے۔ تاریخ بتاتی ہے اور کچھ ہمارا مشاہدہ بھی ہے کہ بڑی بڑی اقوام کے پاس اسلحہ کے انبار اور ایک سے بڑھ کر ایک ہوائی جہاز اور دور تک مار کرنے والے ساز و سامان ہے لیکن وہ کچھ کام نہیں آتیں جب تک اللہ کی مدد ان کے ساتھ نہ ہو اور وہ شکست کھا جاتے ہیں۔ اس لئے ہر حال میں اس کو یاد رکھنا ہے اور آزمائشوں کے لئے تیار رہنا ہے۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا ہے کہ اللہ ہی ہمارے لئے کافی ہے اور وہی سب سے اچھا مددگار ہے۔ سورہ ال عمران کی آیت نمبر 173 کے الفاظ **حسبنا اللّٰہ و نعم الوکیل** ہمارا ہر وقت ورد ہونا چاہیے۔ ہم کو اسے بار بار یہ پڑھنا چاہیے کہ ''وہ ہمارے لئے نہ صرف کافی ہے بلکہ سب سے اچھا اور سب سے بہترین کارساز ہے''۔ جس کو وہ اپنا اولیاء اللہ چن لے جس کو وہ یہ جان لے کہ یہ میری راہ میں ہے میری طرف بڑھنا چاہتا ہے میرے ساتھ تعلق رکھنا چاہتا ہے تو وہ اس کی خاص حفاظت میں آ جاتا ہے۔ اللہ کی اس حفاظت کا نام قرآنی الفاظ میں **ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون** یعنی ایک مومن کے ارد گرد اللہ تعالیٰ خوف اور حزن سے بچاؤ کے لئے ڈھال بن جاتا ہے۔ خوف اور حزن قدرتی بات ہے لیکن وہ لوگ واہ ویلا نہیں کرتے، اپنے گھروں سے نکلنا نہیں چھوڑ دیتے، نمازیں قائم کرنے سے پیچھے نہیں ہٹ جاتے بلکہ وہ زیادہ ہمت اور استقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کو اللہ پر یقین ہوتا ہے ان کے سنت رسول اکرمؐ کا نمونہ ہوتا ہے اور وہ ایک یقین دہانی کا کام دیتی ہے جیسے رسول کریمؐ نے فرمایا **ان اللّٰہ معنا** کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ مشکلات میں ہم بھول جاتے ہیں کہ اللہ ہمارے قریب ہے۔ ہمیں مستقل خوف اور غم لاحق ہو جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں دعا کرنے والے کی دعا کو جب وہ مجھے پکارتا ہے قبول کرتا ہوں'' پس ان مشکل حالات میں ہم دعاؤں میں لگ جائیں۔ یہ یقین کرتے ہوئے کہ اللہ ہمارے قریب ہے اور وہ ہماری پکار کو سنتا ہے اور اس سلسلہ میں شکوک وشبہات کو قریب نہ آنے دیں ورنہ اس کا مطلب ہوگا کہ ہم بھول جاتے ہیں کہ اللہ ہماری پکار کو سن رہا ہے۔ ہماری جماعت جس کے امام نے اس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی۔ جس کا ہر فرد یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ **''پس چاہیے کہ میری فرمانبرداری کریں اور چاہیے کہ مجھ پر ایمان لائیں تاکہ ہدایت پائیں''**۔ جو انسان خدا کی فرمانبرداری اور ایمان سے دور ہو جائے۔ ایسی گھڑیوں میں وہ ہدایت سے بھی دور ہو جاتا ہے اس لئے جب اللہ نے اس آیت میں فرمایا **واذا سالک عبادی انی فانی قریب** تو اس نے اپنا ایک بیان دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول سچا ہوتا ہے اور اللہ کے قول سے کس کا قول سچا ہو سکتا ہے۔ وہ کہتا ہے میں آپ کے قریب ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اس کی فرمانبرداری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور ہم اس پر ایمان کو پختہ کر لیں تاکہ ہم اس کی ہدایت پر رہیں خواہ اس کی خاطر مشکلات پیش آئیں۔ اگر ہم عمل میں پیش پیش نہیں تو ہمارا عقیدہ بے سُود ہے۔ ہماری جماعت ہمیشہ صبر، استقامت اور اللہ پر مکمل یقین کا نمونہ تھی، جب آزمائش آتی ہمارا سینہ بالکل پھیلا رہتا تھا حفاظت کے لئے وہ یقین تھا کہ انشاء اللہ، اللہ کی حفاظت آئے گی اور آتی بھی تھی۔ ایسے زمانے بھی مومنوں کی زندگیوں میں آ جاتے ہیں کہ وہ بُری طرح ہلائے جاتے ہیں **اذا ذلزلو زلزا** ان کو زلزلے کی طرح جھٹکے دیئے گئے یہاں تک کہ رسول کے اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بھی پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی **متی نصر اللہ** اللہ کی مدد کب آئے گی **ان نصر اللّٰہ قریب** سنو اللہ کی نصرت قریب ہے (۲:۲۱۴) اس پر یقین کے باوجود ہم نے یہ بھلا دیا کہ یہ زلزلے آنے کی پیشگوئیاں تھیں وہ زلزلے جو عمارات کو ہلا دیتے ہیں اور ہم ان کو رات دن پیش

بھی کرتے ہیں کہ حضرت اقدس نے زلزلوں کا کہا ہے کہ وہ آئیں گے اور آج بھی آرہے ہیں۔ وہ زلزلے صرف دنیا ہلانے والے نہیں ہوتے وہ آپ کے ایمان کو بھی ہلانے والے زلزلے ہوتے ہیں۔ اگر یہ زلزلے نہ آئیں تو وہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اگر ان زلزلوں میں ہم امید ہار جائیں اور یہ کہنے لگ جائیں متی نصر اللہ کدھر گئی اللہ کی مدد تو مدد تب ہی آئے گی جب آپ واستعینو بالصبر والصلوۃ کریں گے۔ آپ صبر، صلوۃ اور دعاؤں سے مدد مانگیں اور یہ پانچ وقت کی نمازوں کو نہایت خوش اسلوبی سے ادا کریں۔ اس جگہ پر جو صلوۃ کا ذکر ہے وہ ایک خاص نوعیت کی صلوٰۃ کا ذکر ہے جس میں آپ خدا کے سامنے جھک جائیں۔ آزمائشیں آپ کو جھکانے کے لئے آتی ہیں۔ آزمانے کے لئے آتی ہیں۔ آپ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگیں۔ اس جماعت کو ایک خاندان سمجھیں۔ ابھی میں جب گھر سے آرہا تھا تو میرے گھر والے کہہ رہے تھے کہ اللہ آپ کی حفاظت کرے میں نے کہا صرف میری حفاظت کی دعا نہ مانگا کرو آپ ساری جماعت کی حفاظت کی دعا مانگا کرو کیونکہ ہم سب ایک فیملی ہیں تو ہمیں سب کے لئے دل کھول کر ان آزمائشوں سے بچنے کی دعائیں کرنی چاہیں۔

اور یہ دعائیں اس یقین سے کرنی چاہیں کہ اللہ تعالیٰ سننے والا ہے۔ اس یقین سے کہ اللہ تعالیٰ ہر دم ہمارے ساتھ ہے وھوا معکم اینما کنتم (وہ اللہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو (۵۷:۴)۔ ''مراقاۃ الیقین'' میں حضرت مولانا نورالدین صاحب نے فرمایا کہ میرے یقین کی بنیاد ان دو چیزوں پر ہے ایک جہاں میں ہوتا ہوں میں یہ سمجھتا ہوں اور یقین کرتا ہوں کہ ''اللہ میرے ساتھ ہے'' اور اسی بنیاد پر میں زندگی گزارتا ہوں۔ جب کوئی آزمائش آتی ہے جب کوئی مشکل آتی ہے۔ میں یہ جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس میں میرے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟۔ اس کا جواب قرآن میں ان الفاظ میں آتا ہے: ترجمہ: ''ہم اس سے اس کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں'' (۱۶:۵۰) تو اپنے دل کو ایسا صاف بنانے کی کوششوں میں لگ جائیں کہ اللہ تعالیٰ اس دل کا مکین بن جائے۔ اور جس دل میں خدا بسیرا کر لیتا ہے اس کی وہ ہر طرح سے خود حفاظت بھی کرتا ہے یہ جو نبیوں کو نشانات ہوتے ہیں۔ جیسے حضرت صالحؑ کے لئے اللہ تعالیٰ نے اونٹنی کو نشان بنایا بظاہر یہ ایک کمزور سا جانور تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت صالحؑ کے مخالفین کی انتہاء کو دکھانے کے لئے اس کمزور جانور کو نشان قرار دے دیا تا کہ اس کو قتل کرنے کے نتیجہ میں اللہ اس ظالم قوم کو برباد کر کے اپنے نیک بندوں کو بچالے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ جو مومن ہوتا ہے جو میرے ساتھ وفا کرتا ہے جو دعاؤں میں لگا رہتا ہے میں اس کے ہاتھ پاؤں آنکھ زبان سب کچھ میں بن جاتا ہوں اور اس کو جو نقصان پہنچاتا ہے تو میں اس انسان کی طرف ایسے لپکتا ہوں جیسے ایک شیر کسی کے اوپر لپکے۔ اس سے زیادہ ضمانت ہم کہیں بھی نہیں پاسکتے۔

اگر بھولیں، ہم یہ چیز اگر بھولیں گے نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور یہ کبھی نہ سمجھیں کہ ہم نے زیادہ عبادت کر لی ہے۔ لہذا اب ہمارے لیے کام آسان ہو گیا ہے اور ہم بچ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی معیار نہیں رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی کے کئی دوست اور ساتھی جب رسول کریم کو یہ خدا تعالیٰ نے بتایا کہ فلاں فلاں لوگ دوزخ میں جائیں گے۔ تو حضرت عمرؓ جیسی ہستی بھی پوچھنے پر مجبور ہوگئی کہ کہیں میرا نام اس لسٹ میں تو نہیں ہے۔ ہم جب پانچ نمازیں دس دن کے لئے پڑھ لیتے ہیں تو سمجھتے لیتے ہیں کہ ہمارا نام جنتیوں کی لسٹ میں چلا گیا کہ خدا کو یاد کرتے وقت کبھی نہ سوچیں کہ میں نے اتنی عبادت کر لی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ میری ضرور سنے گا۔ آخر میں تو پچھلے 20 دن سے تہجد بھی پڑھ رہا ہوں۔ یا ساری عمر تہجد پڑھ رہا ہوں، میری تو سنے گا ہی۔ یہ کوئی ضمانت نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ نے قبولیت ضرور کرنی ہے پس آپ نے اس کا حکم پورا کرنا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک عورت آئی اس نے خواہش کی کہ خدا سے دعا کریں کہ قیامت کے دن تم موسیٰ اور میں اکھٹے بیٹھیں ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ تو مشکل ہے میں تو نبیوں کی لسٹ میں ہوں۔ میں تو ان کے ساتھ ہی بیٹھا ہوں گا۔ تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ موسیٰ! تیرا کام دعا کرنا ہے قبول ہو یا نہ ہو یہ میرا کام ہے۔ قبولیت اللہ کے پاس ہے۔ شیخ سعدی کی نظم کے چند اشعار جن میں اس موضوع کو بڑے خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے ان کا منظوم مفہوم یہ ہے کہ:

میں فرشِ خاک پر منہ رکھ کر تجھ سے عرض کرتا ہوں:
نسیمِ صبح جب گلشن میں کلیوں کو جگاتی ہے
میرے معبود میں رہتا ہوں تیری یاد میں ہر دم
تجھے بھی اپنے عاجز بے نوا کی یاد آتی ہے

میں اپنا خطبہ اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ یا اللہ ہمیں ہماری دعائیں اپنی رحمت سے قبول فرما اور اس جماعت کے ہر فرد کو ہر آزمائش سے محفوظ رکھ اور اس جماعت کے لوگ جس ملک میں بھی ہوں جس مسجد میں بھی ہوں ان کی حفاظت فرما۔ یارب العالمین ہم بالکل کمزور ہیں اور تیری مدد کے بغیر ہمارا کوئی اور سہارا نہیں ہے۔ تو ہی ہمارا سہارا ہے۔ اور تجھ سے بڑھ کر اور کسی سہارے کی ضرورت نہیں۔ یارب العالمین تو ہماری حفاظت فرما اور ہمارے دلوں میں یقین اور استقامت پیدا کر دے۔ آمین

محترمہ رضیہ مدد علی صاحبہ مرحوم و مغفور کی یاد میں

والدہ صبیحہ پاشا سعید صاحبہ

میری والدہ رضیہ مدد علی ایک ایسے باپ کی بیٹی تھیں جو حضرت مرزا غلام احمد رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھی تھے ان کا نام ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ تھا۔ 1914ء میں جب انجمن اشاعت اسلام لاہور کی بنیاد رکھی گئی تو وہ اس کے بانیوں میں سے تھے۔ انجمن کے دفتر بنانے کے لئے اپنی ذاتی زمین بھی دی اور مالی مدد بھی کی۔ انہوں نے ایک ڈاکٹر ہونے کے ناطے حضرت مرزا غلام احمد رحمتہ اللہ علیہ اور مولانا نور الدین کی بیماری کے دوران خدمت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ 1936ء میں ان کی وفات ہوگئی۔ وفات سے کچھ عرصہ پہلے انہوں نے اپنی جماعت کے لوگوں سے تقریر کے دوران نصیحت کی کہ احمدیت قبول کرنے سے جو تبدیلیاں سب کی شخصیت میں آئی ہیں ان پر شکر گذار ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے اور یہ یاد رکھیں کہ صرف باتوں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی طرح اپنی شخصیت کو ڈھالیں اور اسلام کی تبلیغ اور کام کے لئے مشعل راہ بنیں اور مثالی احمدی بنیں اور اپنے کام سے غیر احمدیوں کو متاثر کریں اور لوگوں کے دلوں میں جو شک وشبہات مسیح موعود کے بارے میں ہیں وہ دور کریں اور انہیں احمدیت کی طرف مائیل کریں۔ ایسے نیک باپ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے میری والدہ نے تمام عمر اپنے عقیدے کی حفاظت کی اور ساتھ دیا احمدیت کا۔

امی 1919ء میں پیدا ہوئیں ان کے والد صاحب نے انہیں اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ وہ ایسا دور تھا جب خواتین کو تعلیم کے حصول کے لئے گھر سے باہر جانا اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا۔ مگر میری امی نے نفسیات میں ایم اے کیا اور لیڈیز ٹریننگ کالج میں 1980ء تک کام کیا۔ اس کے علاوہ وہ جماعت کے کام کرنا اپنا فرض سمجھتی تھیں۔ مولانا محمد علی رحمتہ اللہ علیہ کے قرآن پاک کے اردو ترجمہ بیان القرآن سے انہیں خاص لگاؤ تھا روزانہ اسے پڑھنا اور نوٹس بنانا ان کا معمول تھا۔ اسی علم کی بنیاد پر سالانہ دعائیہ میں تقریر کرتی تھیں۔ اور کئی بار مسجد میں مردوں کی طرف جا کر حاضرین کے سامنے تقاریر کیں۔ جن کا اثر ہر دل پر ہوتا تھا۔ ان کی تقریر اتنی پُر اثر ہوتی کہ محفل میں مکمل خاموشی ہوتی اور سب غور سے ان کی تقریر سنتے۔ خواتین کو وہ خاص طور پر تلقین کرتی تھیں کہ روزانہ قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھیں۔ امی کی شخصیت خلوص و محبت سے بھری ہوئی تھی اور ہر ایک ملنے والے کو اپنی طرف کھینچتی تھی۔ ان کی یہ خوبی ان کے مبلغہ بننے کے بعد خوب پھلی پھولی اور کئی ممالک جن میں یوکے، یو ایس اے، کینیڈا، ہالینڈ، سرینام، ٹرینیڈاڈ اور گیانا شامل ہیں وہ یہاں گئیں ہیں اور لوگوں کے دلوں میں گھر کیا۔

جس کا ثبوت وہ ای۔میل ہیں جو ان کی وفات پر موصول ہوئے۔ وہ غیر احمدیوں سے بھی ایسے ہی محبت کرتی تھیں جیسے احمدیوں سے ہر فرقے اور ہر مذہب کے لوگوں سے ان کے تعلقات تھے، ہمسایوں کے خاص تعلق رکھتی تھیں اور ان کو صدقہ وخیرات کرنے کی تلقین کرتی تھیں۔ اسی لیے غیر احمدی بھی ان کے جنازے میں شامل تھے۔ میرے والد صاحب جو خود تو احمدی نہ تھے مگر امی کے جماعت کے کام کرنے میں کبھی رکاوٹ پیدا نہیں کی۔ 1973ء میں امی کو حج کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ تہجد گزاری ان کا معمول تھا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ ان کے ایمان کو مضبوط رکھتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار رہتی تھیں اور حضرت مرزا غلام احمد رحمتہ اللہ علیہ پر انہیں فخر تھا وہ ہمیشہ کہتی تھیں کہ احمدیت کی تعلیمات ہمیں صحیح اسلامی تعلیم دیتی ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ ہم احمدی ہیں اور ہر قسم کے شرک اور بدعت سے پاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچنا انہیں بہت پسند تھا۔ یتیم، بیواؤں اور غریب طالب علم کی مدد کر کے وہ خوش ہوتی تھیں اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے کی ترغیب دیتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کی یاد کو انہوں نے اپنے آخری سانسوں تک جاری رکھا۔

مسعود اختر صاحب امریکہ سے امی کی شخصیت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ اپنے طور پر خواتین کی لیڈر تھیں ان کا سیاست سے کوئی تعلق نہ تھا مگر مذہب کی بنیاد پر وہ عورتوں کی بھلائی کے لئے بے لوث کام کرتی تھیں۔ ان کی حوصلہ افزائی کرنے پر بہت سے احمدی خواتین نے احمدی تنظیم خواتین کے لئے کام کرنا شروع کیا۔ وہ ہمیشہ سچ کہتیں تھیں اور ان کی یہ خوبی قابل ستائش ہے اسی لئے لوگ ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے آمین۔

تھائی لینڈ سے بھائی شوکت علی لکھتے ہیں کہ مرحومہ ایک نیک دل خاتون تھیں اور انہوں نے اپنی ساری زندگی کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کے لئے کام کیا ہے اور مجھے کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں بہترین جگہ دے گا ہماری دعائیں ان کے ساتھ ہیں وہ حضرت مسیح موعود کے ساتھی کی بیٹی تھیں اور احمدیت کی محبت ان کے کاموں سے واضح ہے۔

سرینام سے میری اور خلیل غفور خان صاحب لکھتے ہیں کہ 1973ء میں وہ ایک ڈیلیگیشن کے ممبر کے طور پر انٹرنیشنل احمدیہ کنونشن کے لئے آئی تھیں ان کی روح پرور تقریر نے ہمیں ان کا گرویدہ بنا دیا یہ پہلی پاکستانی خاتون تھیں جن کے لئے ہمارے دل میں جگہ بن گئی۔ انہوں نے ہمیں ہدایت دی کہ خواتین کی تنظیم بنائیں اور سب کو اسلام اور احمدیت کی تعلیم دیں۔ جب ہی ہم نے اپنی تنظیم بنالی اور آج تک ہم اس کے لئے کام کرتے ہیں۔

ظفر عبداللہ کی بیٹی فیروز مائدہ عبداللہ لکھتی ہیں کہ رضیہ مدد علی ایک مکمل خاتون تھیں بہت ذہین اور پڑھی لکھی تھیں دین اسلام، عیسائیت اور یہودیت کا انہیں علم تھا اپنا نکتہ بیان کرتے وقت دوسروں کو ناراض نہیں کرتی تھیں ان کا عقیدہ بہت پکا تھا اور وہ میری ماڈل تھیں۔

وہ کہتی ہیں کہ وہ چودہ سال کی تھیں جب انہوں نے پہلی بار مسز رضیہ مدد علی کو دیکھا وہ کہتی ہیں کہ اسلام نے مرد کو چار شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے یہ میری سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کوئی انسان یا کوئی کتاب سے انہیں کوئی تسلی بخش جواب نہ ملا۔ مگر یہ سوال مسز رضیہ مدد علی سے پوچھا تو انہوں نے جواب میں کہا کہ مرد کو چار شادیاں کرنے کی اجازت تو دی لیکن ایسا کرنے کی ترجیح نہیں دی تھی۔ اسلام جنگوں کے دوران بہت سی خواتین بیوہ ہو جاتی تھین اور بال بچوں کی پرورش کرنے کے ذرائع ان کے پاس نہ ہوتے تھے اور ہوسکتا تھا کہ وہ غلط راستوں کی طرف چل پڑتیں تو ایسے موقع پر مرد کو چار شادیاں کرنے کی اجازت دی گئی یہ تاریخ کا واقعہ میری سمجھ میں آ گیا۔

امی اپنی ہر تقریر میں بچوں کی نشو ونما میں اسلامی تعلیمات کا عمل دخل کی تلقین کرتی تھیں۔ بیرون ملک جماعتوں سے احمدی جب سالانہ دعائیہ کے لئے آتے تھے تو وہ ان کو کئی بار اپنے گھر میں مدعو کرتی تھیں پیار اور خلوص سے ان سے پیش آتی تھیں۔ وہ لوگ بھی محبت بھرے جذبات ان کے لئے لے کر واپس وطن جاتے تھے ان کی وفات کی وجہ سے ایک ایسا خلاء پیدا ہو گیا ہے جو کوئی بھی پورا نہیں کرسکتا۔ ایک لمبے عرصے سے اپنے لئے خود دعا کرتی اور دوسروں کو بھی دعا کرنے کے لئے کہتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کسی کا بھی محتاج نہ کرے اور ان کی یہ دعا اللہ تعالیٰ نے قبول کی اور 8 جولائی 2006ء صبح 4 بجے بوقت آذان وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ ان للہ وانا علیہ راجعون۔ اس وقت ہمارا ایک بھائی عرفان اور اس کی بیوی فائزہ اور پاشا گھر پر موجود تھے۔ میں، میری بہن فوقیہ اور بھائی عمران بیرون ملک میں تھے مگر ہماری پیاری بہنوں نے دارالسلام میں انہیں غسل دیا۔ اور کفن پہنایا اور ہماری کمی کو محسوس نہ ہونے دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اس نیک عمل کا بہت اجر دے۔ آمین۔ نماز جنازہ میں شامل ہونے والے تمام احمدی اور غیر احمدی جو دور دراز کے علاقوں سے بھی آئے ہم ان کے شکر گزار ہیں کیونکہ ان سب نے مل کر ہماری امی کو اس جہان فانی سے رخصت کیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے والدین کے نیک نمونہ پر چل سکیں اور اپنے نمونوں کے ذریعے اپنی اولادوں پر اچھا اثر چھوڑیں جیسا کہ ہمارے والدین نے ہم پر چھوڑا۔

قرآن مجید کی سورۃ النمل آیت نمبر 19-27

"اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کیا اور کہ میں اچھے عمل کروں جن سے تو راضی ہو اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے صالح بندوں میں داخل فرما"

"میرے رب مجھے نماز کا قائم کرنے والا بنا اور میرے اولاد میں سے (بھی) ہمارے رب اور میری دعا کو قبول فرما۔

ہمارے رب! میری حفاظت فرما اور میرے ماں باپ کی اور مومنوں کی بھی جس دن حساب قائم ہو" (سورۃ ابراہیم)

جماعت احمدیہ لاہور کا موقف

خطبہ جمعہ عامر عزیز الازہری

بمقام جامع دارالسلام، مورخہ 20 جون 2010ء

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

میں نے آپ کے سامنے قرآن مجید کی یہ ایک آیت جس کو آیت الکرسی کہا جاتا ہے وہ پڑھی ہے۔

اس کا ترجمہ اس طرح ہے۔ ''اللہ وہ ذات ہے جو حی القیوم ہے جو کہ زندہ ہے اور دوسروں کو قائم رکھنے والی ہے۔ نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے سامنے سفارش کر سکے سوائے اس کے جس کا وہ خود علم رکھتا ہے۔ وہ جانتا ہے جو اس کے آگے ہے اور اس کے پیچھے ہے۔ کوئی چیز اس کا احاطہ نہیں کر سکتی مگر سوائے اس کے جسے وہ چاہے اور اس کا تصرف اس کا عرش وہ آسمانوں اور زمین میں پھیلا ہوا ہے''۔

آیت الکرسی پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ حال ہی میں کچھ T.V چینلز نے جماعت احمدیہ کے عقائد پر بحث شروع کی ہے۔ اگرچہ ہم اس بحث میں نہیں جانا چاہتے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ لاہور کے ممبران جن کو آئین پاکستان میں لاہوری احمدی گروپ کہا جاتا ہے Rule of Law اور Rule of the land پر یقین رکھتے ہیں چونکہ قانوناً ہم پر یہ بندش ہے کہ ہم کسی کو تبلیغ نہیں کر سکتے اور نہ ہی ہم اپنا نقطہ نظر بیان کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہم کسی بحث مباحثہ میں یا مناظرہ میں جانا بھی نہیں چاہتے۔ لیکن محض عوام الناس کی خاطر اتمام حجت کے لئے اپنے عقائد پیش کرنا چاہتے ہیں تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو سکیں کہ ہم نے اپنا نقطہ نظر لوگوں کے سامنے پیش کر دیا تھا۔ ہمارا کام بھی صرف اور صرف پہنچا دینا ہے باقی کوئی ہماری ان باتوں پر یقین رکھے یا نہ رکھے یہ اس کا اپنا معاملہ اور خدا کا معاملہ ہے۔

ہم پر سب سے بڑا الزام یہ لگایا گیا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی توحید اور خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین نہیں رکھتے۔ معاذ اللہ یہ محض افتراء، سراسر جھوٹ اور کذب بیانی ہے۔ ہم جماعت احمدیہ لاہور کے ممبران اور ہمارے بزرگان 1914ء سے اس بات پر یقین رکھتے آئے ہیں کہ اللہ واحدہ لاشریک ہے اس کی ذات کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ پر اسی طرح یقین رکھتے ہیں جس طرح اس آیت الکرسی میں بیان کیا گیا ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کی ان تمام صفات پر یقین رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے خود سورۃ الاخلاص میں بیان کی ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ کی ذات کو گواہ بنا کر حلفاً اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم جماعت احمدیہ لاہور کے افراد اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے ہیں۔ اس کے ساتھ شرک کرنا ظلم عظیم سمجھتے ہیں۔ جیسے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے'' اور ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی صفات میں شرک کرنا اور اس کی ذات میں شرک کرنا گناہ عظیم سمجھتے ہیں۔ یہی ہمارا خدا تعالیٰ کی توحید کے بارے میں عقیدہ ہے، کوئی چاہے تو اس کو مانے، کوئی چاہے تو اس کا انکار کرے۔ اس کے معاملہ کو بحوالہ خدا کرتے ہیں۔

دوسرا جو الزام ہم پر لگایا گیا وہ یہ کہ ہم رسول کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین نہیں مانتے۔ میں اس سلسلے میں جماعت احمدیہ لاہور کا نقطہ نظر واضح طور پر بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم جماعت احمدیہ لاہور کے افراد آج سے نہیں بلکہ 1914ء سے ہمارے آباؤ اجداد اور ہمارے پہلے امیر جنہوں نے جماعت احمدیہ لاہور کی بنیاد رکھی حضرت مولانا محمد علیؒ اور تمام اکابرین جماعت اس بات پر یقین رکھتے تھے اور آج بھی ہم اسی یقین کے ساتھ اور ان کے اسی عقیدہ کو اپنائے ہوئے ہیں کہ جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، محمد عربیؐ جو مکہ میں پیدا ہوئے اور وہ محمد عربیؐ جو مدینہ میں مدفون ہیں ہم ان کو ہر لحاظ سے خاتم النبینؐ تسلیم کرتے ہیں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جناب محمد مصطفےٰؐ پر نبوت ختم ہوگئی۔ اب آپؐ کے بعد نہ کوئی نیا نبی آئے گا اور نہ کوئی پرانا۔ ہم قرآن مجید کے اس حکم کے مواقف کہ ''محمد مصطفےٰؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔'' (الاحزاب ۳۳ آیت ۴۰)

ہم اس آیت کے ہر لفظ پر محکم یقین رکھتے ہیں کہ یہ آیت رسول کریمؐ کی ختم نبوت پر ایک قطعی دلیل ہے اس آیت کے قرآن مجید میں آنے کے بعد کسی اور نبی کے آنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جیسے رسول

کریمؐ نے خود اس آیت کی تشریح فرمائی ”میں خاتم النبین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں“، ہم یقین رکھتے ہیں جناب محمد مصطفٰے کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ کوئی ہمارے دلوں کوٹٹولنا چاہے تو ہم اس کے سامنے حاضر ہیں۔ ہمارا معاملہ خدا کے سامنے ہے۔

یہ انتہائی افسوسناک امر ہے کہ جماعت احمدیہ لاہور کے بارے میں عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ لاہور منہ سے تو ختم نبوت پر ایمان رکھتی ہے لیکن اپنے دل میں یہ عقیدہ نہیں رکھتی۔ دلوں کا حال تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے مگر ہم اپنے دل سے خدا تعالیٰ کو حاظر یا ناظر جان کر اقرار کرتے ہیں کہ جناب محمد مصطفٰےؐ خدا تعالیٰ کے آخری نبی، آخری رسول ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا یہی ہمارا عقیدہ ہے۔ ہم اپنے اس عقیدے پر اتنی قسمیں کھانے کے لئے تیار ہیں جتنے قرآن مجید کے حروف ہیں، اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ اگر ہم تیرا نام لے کر جھوٹ بولتے ہیں تو ہم پر وہ سزا وارد کر جس کو دنیا اپنی آنکھ سے دیکھ لے کہ جھوٹ بولنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔ ہم رسول کریمؐ کے بعد کسی شخص کو بھی نبی تسلیم نہیں کرتے اور جو کوئی دعویٰ نبوت کرے ہم اس کو کافر اور کاذب تصور کرتے ہیں۔

میں اس سلسلے میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی جن کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے دعویٰ نبوت کیا۔ ان کی صرف چند تحریرات آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں۔ آپ اپنی کتاب مجموعہ اشتہارات میں فرماتے ہیں۔

”اور دوسرے الزامات جو میرے پر لگائے جاتے ہیں کہ یہ شخص لیلۃ القدر کا منکر ہے اور معجزات کا انکاری اور معراج کا منکر اور نیز نبوت کا مدعی اور ختم نبوت سے انکاری ہے۔ یہ سارے الزامات باطل اور دروغ محض ہیں۔ ان تمام امور میں میرا وہی مذہب ہے جو دیگر اہل سنت و جماعت کا مذہب۔ اب میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ مسجد میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں۔ اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱، صفحہ ۲۳۲)

ہم آج ایک بار پھر امامِ وقت کی اسی تحریر کو دوہراتے ہوئے قلب صمیم سے اس خانہ خدا میں جہاں ہم اس وقت حاضر ہیں یہ اقرار کرتے ہیں کہ ہم جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفٰےؐ کی ختم نبوت کے قائل ہیں۔ جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو ہم بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

پھر حضرت مرزا صاحب دوبارہ فرماتے ہیں۔

”کیونکہ وہ خدا کے اس قول کے مخالف ہے کہ ”ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین“ (یعنی محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ ہاں وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں)۔ کیا تو نہیں جانتا کہ فضل اور رحم کرنے والے رب نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بغیر کسی استثناء کے خاتم الانبیاء رکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا نبی بعدی سے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اس کی تفسیر کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اگر ہم آپؐ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو ہم وحی نبوت کا دروازہ کے بند ہونے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے جو بالبدایت باطل ہے جیسا کہ مسلمانوں پر مخفی نہیں اور ہمارے رسولؐ کے بعد کوئی نبی کیسے آسکتا ہے جبکہ آپؐ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی ہے اور اللہ نے آپؐ کے ذریعہ نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا“ (حمامۃ البشریٰ، صفحہ ۲۰)

بیان: آپ نے پوری وضاحت کردی ہے کہ رسول کریمؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ پھر نہ صرف اردو میں آپ نے عربی زبان میں بھی اس عقیدے کو دوہرایا۔

”والی ھذا اشارۃ فی قولہ تعالیٰ ولکن رسول اللہ وخاتم النبین فلولم یکن لرسولنا صلی اللہ علیہ وسلم وکتاب اللہ القرآن مناسبۃ لجمیع الازمنۃ الآتیۃ واھلھا علاجاً ومداواۃ لما ارسل ذالک النبی العظیم الکریم لا صلاحھم ومداواتھم للدوام الی یوم القیامۃ فلا حاجۃ لنا الی نبی بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم.

یہی عقیدہ جماعت احمدیہ لاہور کے افراد کا ہے۔ اس کے بعد کوئی ہمارے دلوں کوٹٹولنا چاہے تو رسول کریمؐ کی اس حدیث کو یاد رکھے۔

”کیا تو نے اس کا سینہ چیر کر دیکھا تھا۔“

ایک اہم امتیازی نشان جو صرف جماعت احمدیہ لاہور سے مخصوص ہے یہ ہے کہ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے۔ 1914ء سے ہمارے بزرگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جو کوئی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے اور کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ ایک کلمہ گو کو کافر قرار دے۔ لہٰذا ہم کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے خواہ وہ کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ ہمارے نزدیک تمام کلمہ گو مسلمان امت مسلمہ کا حصہ ہیں۔ یہ واحد جماعت احمدیہ لاہور ہے جو یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ صرف کلمہ طیبہ ہی امت مسلمہ کی وحدت ہے۔

ایک حیران کن کذب بیانی کرتے ہوئے یہ الزام بھی لگایا گیا کہ جماعت احمدیہ کے لوگ قرآن مجید کو نہیں مانتے اور ان کا قرآن مختلف ہے۔ اور ان کی کتاب کا نام قرآن نہیں بلکہ کتاب مبین ہے۔ اور یہ بھی الزام لگایا گیا کہ اس کتاب

مبین کے 20 پارے ہیں اس سلسلے میں سوائے اس کے کیا لکھیں کہ یہ الزام لگانے والے یوم حساب کو یاد رکھیں کہ ان سے اس کذب بیانی کا حساب لیا جائے گا۔ اگر کسی ہمارے بھائی کو وہ کتاب مبین ملے تو ضرور ہم تک پہنچائے۔ ہم اس کے سامنے اپنے تمام جرموں کا اقرار کرلیں گے اور معافی مانگیں گے۔ لیکن اگر انہیں کتاب مبین نہ ملے تو شرمندہ ہوئے بغیر ہمارے اس بیان کو قبول کرلیں کہ ہم اسی قرآن مجید پر یقین رکھتے ہیں جس کی پہلی وحی رسول کریمؐ پر غارِ حرا میں اتری تھی۔

اقرا باسم ربک الذی خلق ۔ ہم اس قرآن پر یقین رکھتے ہیں جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوتا ہے۔ جو الم سے شروع ہو کر والناس کے س پر ختم ہوتا ہے۔ ہم اس قرآن مجید کے ہر ایک حرف، اس کے ایک ایک نقطہ، اس کے ایک ایک شوشہ پر مکمل یقین رکھتے ہیں۔ ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا قرآن ہماری کتاب وہ وہی قرآن مجید ہے جو محمدؐ عربی پر نازل ہوا۔ اور جس کے 20 نہیں بلکہ 30 پارے ہیں۔ اور جو ہر قسم کی تحریف سے خواہ وہ لفظی ہو یا معنوی محفوظ ہے۔ ہم نے اپنی زندگیوں میں اسی قرآن کو پڑھا ہے اور یہ ہمارے لئے فخر کی بات ہے۔ جماعت احمدیہ لاہور کا ایک امتیازی نشان یہ بھی ہے کہ قرآن مجید کو جو محمدؐ عربی پر نازل ہوا تھا اس کا پہلی دفعہ پوری امت مسلمہ میں سے جس نے انگریزی زبان میں ترجمہ وتفسیر کیا وہ اس جماعت کے پہلے امیر حضرت مولانا محمد علیؒ تھے۔ اور ہمیں یہ فخر حاصل ہے کہ ہم اس انگریزی ترجمۃ القرآن کے آج تک بے شمار زبانوں میں تراجم کروا چکے ہیں۔ اب بھی اگر کوئی ہم پر الزام لگاتا ہے تو اس کا معاملہ ہم خدا کے حوالے کرتے ہیں

ایک اور الزام یہ لگایا گیا ہے کہ ہم جہاد کے منکر ہیں۔ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم قطعاً جہاد کے منکر نہیں۔ ہم قرآن مجید کے ہر ایک حکم کو ماننے والے ہیں۔ ہاں ہم نے اور ہمارے بزرگوں اور حضرت مرزا صاحب نے جہاد کے Concept اس پر تصور کو واضح کیا ہے۔ وہ تصور یہ ہے کہ دین کے لئے جبر کی ضرورت نہیں، دین کو پھیلانے کے لئے تلوار کی ضرورت نہیں۔ ہم اس دین کو پھیلانے کے لئے، قرآن مجید کو دنیا تک پہنچانے کے لئے اور جہاد بالقرآن اور جہاد بالنفس کا درس دینے والے ہیں اور اس جہاد میں صفِ اول میں کھڑے ہیں اور کھڑے ہوں گے۔ ہم اس جہاد پر یقین رکھتے ہیں جو دفاع وطن کے لئے اور دفاع اسلام کے لئے ہو اور جس کا حکم صرف حکومت وقت دے سکتی ہے۔ کبھی ایسا وقت آیا کہ ہمارے وطن نے ہمیں پکارا تو جماعت احمدیہ لاہور کے افراد اول صف میں کھڑے ہوں گے۔ صرف پیچھے بیٹھ کر باتیں کرنے والے نہیں ہوں گے۔ ہم اس جہاد کو نہیں مانتے جس میں آپ صرف اور صرف دوسرے لوگوں کے بچوں کو قربانی کا بکرا بنا دیں۔ اور ان کی زندگیوں کے ساتھ کھیلیں۔ ہم ایسے جہاد پر یقین نہیں کرتے جس میں آپ خود بڑی بڑی گاڑیوں میں گھوم رہے ہوں اور غریب ان پڑھ بچوں کو فرنٹ پر مروا دیں۔ ہم یقین دلاتے ہیں کہ جس دن اس ملک نے، اس قوم نے ہمیں پکارا تو ہم اس ملک کے لئے اپنا تن من دھن قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس ملک کی تاریخ دیکھ لیجئے جب بھی اس ملک کے خلاف قدم اٹھایا گیا، کوئی دشمن حملہ آور ہوا تو ہماری جماعت کے ممبران خواہ وہ فوج میں افسران تھے یا جوان تھے وہ سب سے آگے کھڑے تھے۔

آج کے دور میں جہاد بالنفس کی زیادہ ضرورت ہے، اپنے نفس کو قابو میں رکھیں، رشوت لینا چھوڑ دیں، چوری کرنا چھوڑ دیں، تمام قسم کی بدیوں اور برائیوں سے بچ جائیں۔ یہ وہ جہاد ہے جس کو رسول کریمؐ نے جہاد اکبر کہا ہے۔ اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اور اس (قرآن) کے ساتھ ان سے جہاد کر جو بڑا جہاد ہے۔'' ہم قطعاً کسی قسم کے فساد، شر، کسی قسم کی شر انگیزی اور خون خرابے اور دہشت گردی کے سخت خلاف ہیں۔

ہم کسی قسم کی دہشت گردی اور فتنہ انگیزی کا حصہ بننے کو تیار نہیں۔ ہم پر امن لوگ ہیں اور اس ملک کے پر امن شہری ہیں۔ ہم نے آج تک صرف اور صرف اس ملک کے قانون کی پاسداری کی ہے۔ اور کرتے رہیں گے۔ کیونکہ یہی ہماری تحریک کا بنیادی نظریہ اور نقطہ ہے۔

ہم اپنے ان بھائیوں کو جنہیں ہمارے بارے میں غلط فہمی ہے ان پر اپنا نقطہ نظر بیان کر دیا ہے۔ ہم نے اپنے عقائد بیان کر دیئے ہیں۔ اس کے بعد اگر آپ چاہیں تو ہمارے بارے میں جو رائے رکھیں آپ کو حق ہے۔ ہم ایک بار پھر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو ہرگز نبی نہیں مانتے۔ ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے کبھی دعویٰ نبوت نہیں کیا۔ آپ نے کبھی اپنے آپ کو زمرہ انبیاء کا فرد نہیں جانا۔ آپ نے صرف اور صرف مجدد اور محدث ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے مسیح موعود اور مہدی کے اصل تصور کو بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ یہ دونوں القابات آپ کو آپ کے کام کی وجہ سے عطا کیے گئے ہیں۔ اس پر تفصیلاً انشاء اللہ بعد میں بحث کروں گا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی ہم پر الزام لگائے تو ہم اس کو حوالہ خدا کرتے ہیں۔ ہمارے وہی عقائد ہیں جو مسلمہ عقائد اہلسنت والجماعت کے ہیں۔ ہم کوئی مناظرہ نہیں کرنا چاہتے۔ ہمیں بحث کرنے کا کوئی شوق نہیں کیونکہ ایک تو ہمیں قانون اس کی اجازت نہیں دیتا۔ دوسرے بحث مباحثہ اور ہنگامہ آرائی سے سوائے نفرت اور وقت کے ضیاع کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور یہ ہم چاہتے نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اللہ تعالیٰ اس دہشت گردی کی لعنت سے سب کو محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت دے کہ ہم سچائی کا راستہ اختیار کرسکیں۔ امن اور صلح کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ رہیں یہی کامیابی کا راستہ ہے۔

آسٹریلیا کے دورہ کی تصویری جھلکیاں

آسٹریلیا (سڈنی) میں حبیب ساہو خان صاحب مرحوم
کے گھر تعزیت کے لئے

آسٹریلیا (سڈنی) عثمان ساہو خان صاحب کے گھر
حضرت امیر ایدہ اللہ درس قرآن دیتے ہوئے۔

آسٹریلیا (سڈنی) عثمان ساہو خان صاحب کے گھر
حضرت امیر ایدہ اللہ کے درس قرآن میں خواتین کا ایک منظر

آسٹریلیا جماعت کے بورڈ آف ڈائریکٹر کے ساتھ میٹنگ

آسٹریلیا (سڈنی) میں حضرت امیر ایدہ اللہ ''میثاق النبین''
پر لیکچر دیتے ہوئے

آسٹریلیا (سڈنی) میں حضرت امیر ایدہ اللہ خطبہ جمعہ دیتے ہوئے

آسٹریلیا (سڈنی) میں خطبہ جمعہ کے شرکاء

آسٹریلیا (سڈنی) میں حضرت امیر ایدہ اللہ ''بیعت کی اہمیت''
کے بارے میں لیکچر دیتے ہوئے

آسٹریلیا (سڈنی) میں حضرت امیر ایدہ اللہ کے لیکچر میں شرکاء کا ایک منظر

آسٹریلیا (سڈنی) میں اجتماعی بیعت کا ایک منظر

آسٹریلیا (سڈنی) میں سابقہ میئر (بلیک ٹاؤن) کے ساتھ خوشگوار موڈ میں گلے ملتے ہوئے۔

آسٹریلیا (سڈنی) میں میئر (بلیک ٹاؤن) اور ایبروجینیز کے نمائندہ کے ساتھ

آسٹریلیا (سڈنی) جماعت کی طرف سے ''اسلام امن اور رواداری کا مذہب ہے،'' میں عثمان ساہو خان افتتاحی تقریر کرتے ہوئے۔

آسٹریلیا (سڈنی) میں منعقدہ پروگرام میں شرکاء کا منظر

آسٹریلیا (سڈنی) حضرت امیر ایدہ اللہ سڈنی جماعت کی طرف سے منعقدہ پروگرام میں تقریر کرتے ہوئے۔

آسٹریلیا (سڈنی) میں حضرت امیر ایدہ اللہ ایبروجینیز کے نمائندہ کو ''بیان القرآن'' کا تحفہ دیتے ہوئے۔

آسٹریلیا (سڈنی) میں حضرت امیر ایدہ اللہ میئر کو "بیان القرآن" کا تحفہ دیتے ہوئے۔

آسٹریلیا (سڈنی) میں موجودہ میئر، سابقہ میئر اور ایبروجینیز کے نمائندوں کے ساتھ گروپ فوٹو

آسٹریلیا (سڈنی) میں فرداً بیعت کا ایک منظر

شوکت علی صاحب کے دورہ بھارت کی تصویری جھلکیاں

ڈاکٹر محمد سہراب صاحب شوکت علی صاحب کو تفصیلات بتاتے ہوئے

شوکت علی صاحب حاضرین سے خطاب فرما رہے ہیں

شوکت علی صاحب برینی دیہات میں مسجد کے سامنے۔ دائیں جانب مفتی ممتاز عالم، ڈاکٹر محمد سہراب اور مولوی عبدالقیوم صاحب کھڑے ہیں۔

شوکت علی صاحب کا بہار میں وربانا دیہات کے لیڈرز سے ملاقات
کا ایک منظر

شوکت علی صاحب برینی دیہات کے مذہبی رہنما مولوی شمشیر صاحب
کے ساتھ محو گفتگو

بہار کے دیہات برینی میں شوکت علی صاحب کا پرتپاک استقبال

شوکت علی صاحب جماعتی سرگرمیوں پر کلکتہ سے آئے ہوئے ممبرز
سے گفتگو فرما رہے ہیں۔ جن میں بائیں جانب حفاظت حسین صاحب، عنایت کریم شیخ،
اشفاق حسین صاحب اور مولوی عبدالمطلب صاحب نے شرکت فرمائی۔

قائداعظم کے خطوط عبدالعزیز کشمیری کے نام کا عکس

"Kooshik", Near Nishat,
Srinagar,
29th May, 1944.

Dear Sir,

I am in receipt of your letter dated May 22nd with two copies of your journal "Roshni", and I thank you for them. I shall certainly read them with very great interest.

Yours faithfully,

M.A. Jinnah

Aziz Kashmiri, Esq.,
Editor, "Roshni",
Srinagar.

"Kooshik", Near Nishat,
Srinagar,
20th May, 1944.

Dear Sir,

I am in receipt of your letter of May 16th, and I shall certainly be glad to meet the local journalists as desired by you. If you would care to come to this place, which is no doubt very far from Srinagar City, and is convenient to you all, I shall be pleased to receive you all on Tuesday, May 23rd, at 11 a.m. at the above address.

Yours faithfully,

M.A. Jinnah

The Secretary,
Kashmir Press Conference,
C/o "Roshni",
SRINAGAR.

1983 کے دعائیہ میں عزیز کشمیری صاحب کی شمولیت

قاری غلام رسول صاحب

رمضان المبارک اور روزہ

فرضیت، اہمیت اور مسائل

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: ’’اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تمہارے لئے روزے ضروری ٹھہرائے گئے ہیں۔ جیسے کہ ان لوگوں کے لئے ضروری ٹھہرائے گئے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم متقی بنو۔ چند دن، پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اور دنوں میں گنتی پوری کی جائے اور جو اس میں مشقت پاتے ہوں وہ ایک مسکین کا کھانا فدیہ دے دیں۔ پھر جو کوئی تکلیف سے نیکی کرتا ہے وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم جانو۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اتارا گیا لوگوں کے لئے ہدایت اور ہدایت اور حق اور باطل کو الگ کردینے کی کھلی دلیلیں ہیں۔ پس جو کوئی تم میں سے اس مہینے کو پائے تو چاہیے کہ اس کے روزے رکھے اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اور دنوں میں گنتی پوری کی جائے۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور کہ تم گنتی کو پورا کرو اور اللہ کی بڑائی کرو اس لئے کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور تاکہ تم شکر کرو۔ (البقرہ آیت ۱۸۳ تا ۱۸۵، بیان القرآن جلد اول ص ۱۰۴)

صوم کے لغوی اور اصطلاحی معنی

صوم کے لغوی معنی ’’روکنا‘‘ کے ہیں لیکن شریعت کی اصطلاح میں صبح صادق سے غروب آفتاب تک ارادۃً کھانے پینے اور مباشرت سے رکے رہنے کا نام صوم (روزہ) ہے۔

روزہ کی فرضیت

روزہ ۲ ہجری میں فرض ہوا۔ اس وقت سے لے کر آخر تک نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سال نہ صرف روزے رکھے بلکہ نماز اور زکوٰۃ کی طرح روزے کو بھی ایک اجتماعی نظام کی صورت دی۔

رمضان کا لفظ رمض سے مشتق ہے۔ سورج کی حرارت اور تپش کو رمض کہتے ہیں۔ اہل لغت کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا اس لئے رمضان کہلایا لیکن بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ عرب کے لئے یہ کوئی خصوصیت نہیں ہوسکتی دراصل یہ روحانی رمض ہے یعنی آتشِ محبت الٰہی کی گرمی و حرارت ہے۔ جو روزے کے ذریعہ پیدا کی جاتی ہے۔

رمضان المبارک کے روزوں کے بارے میں کچھ ارشادات نبویؐ پیش ہیں:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کو پاک کرنے کے لئے اس کی ایک زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی ظاہری و باطنی زکوٰۃ اور پاکیزگی کا ذریعہ روزہ ہے۔ (ابن ماجہ کتاب الصوم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے اس لئے روزہ دار نہ تو بے ہودہ باتیں کرے نہ جہالت کے کام کرے اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا گالیاں دے تو وہ دو دفعہ کہے میں تو روزہ دار ہوں۔ (بخاری شریف کتاب الصوم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقرر ہیں ایک تو خوشی اس وقت ملتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری رب سے ملاقات کے وقت ملتی ہے۔ (بخاری شریف کتاب الصوم)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو سرکارِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر ہمت کس لیتے۔ شب بیداری فرماتے اور اہل وعیال کو عبادت کے لئے خصوصیت سے جگاتے تھے۔ (بخاری شریف کتاب الصوم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سید اولالین والآخرین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم کا ہر عمل اس لئے ہے کہ سوائے روزہ کے۔ کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی ان کی جزا ہوں۔ (بخاری شریف کتاب الصوم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ (بخاری کتاب الصوم)

رمضان المبارک نزولِ قرآن کا مہینہ ہے۔ اس لئے رمضان اور قرآن میں ایک خاص نسبت ہے اور نماز تراویح میں قرآن کریم پڑھا جاتا ہے۔ رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیے یہ سنت نبویؐ ہے۔ جو لوگ

روزے نہ رکھ سکیں اور دائم المریض اور کمزور ہوں انہیں دوسروں کو روزہ رکھوانا چاہیے اور غرباء و مساکین کی امداد کے لئے صدقہ فطر ضروری قرار دیا گیا ہے تاکہ روزے میں ہونے والی کوتائیوں کا ازالہ بھی ہو جائے۔ رمضان المبارک کا آخری اعتکاف و شب بیداری کے لئے خاص ہے اور یہ دعا کی قبولیت کے دن ہیں۔ روزہ کا مقصد محض کھانا پینے سے باز رہنا نہیں بلکہ تقویٰ کا حصول ہے۔ تاکہ ضبط نفس اور نفس کشی کے ذریعہ نفس کی اصلاح ہو جائے لہذا نفس کے منہ زور گھوڑے کو لگام دینے کے لئے روزہ بہترین عبادت ہے۔ اور تمام مذاہب میں روزہ پایا جاتا ہے۔ اسلام میں رہبانیت نہیں مگر روزہ کے ذریعہ رہبانیت کے فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ خصوصاً اعتکاف اور شب بیداری کے ذریعہ سے۔ رمضان المبارک کی خصوصیات میں ایک اہم رات ہے جسے قدر والی رات کہا جاتا ہے۔ اس رات کو ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا گیا ہے۔ یہ رمضان المبارک کی آخری عشرہ میں طاق راتوں میں ہے۔ اس شب کو خاص طور پر استغفار، درود شریف اور تلاوت قرآن کرنا چاہیے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنا چاہیے۔ یہ رات نزول رحمت اور نزول ملائکہ کی رات ہے۔ مجدد صد چہاردہمؒ بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں: ''روزہ اور نماز دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔ اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شامل نہیں۔

روزہ سے روحانی قوت تیز ہوتی ہے۔ اس لئے صوفیا کرام اس مہینہ کو تنویر قلب کا مہینہ کہتے ہیں۔ اسی طرح وقت کی پابندی تعمیر سیرت، ضبط نفس، اطاعت امر الٰہی اور ایمان بالغیب میں پختگی روزہ سے ہوتی ہے۔ انسانی ہمدردی، غرباء کی امداد کا جذبہ اور اتحاد و مساوات روزہ کے اجتماعی فوائد ہیں۔ طبی نقطۂ نگاہ سے بھی روزہ جسمانی صحت کے لئے مفید ہے۔ روزہ سے رطوبات ردی اور مواد غلیظ خارج ہو جاتے ہیں اور تمام جسم کا تنقیہ اور جسمانی مشینری کی سروس اور ٹیونگ ہو جاتی ہے۔ معدے اور جگر کو سال بھر کے بعد قدرے آرام ملتا ہے۔ غرض روزہ رکھنے سے جسمانی و روحانی ہر طرح کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل بھی ہو جاتی ہے۔

ارادۃً کھانے پینے اور جماع سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ بھول کر کھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح مسواک کرنے، سر میں تیل ڈالنے، خوشبو لگانے اور سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ انجکشن لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگر اس کا تعلق براہِ راست پیٹ سے نہ ہو۔

روزہ کی حالت میں کثرت سے ذکر الٰہی، استغفار، درود شریف اور دینی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ تاش کھیلنا یا دیگر فضولیات میں وقت گزارنا مناسب نہیں۔ مسافر سفر سے واپس آنے پر اپنے روزوں کی قضا کر سکتا ہے۔ اسی طرح بیمار جب صحت یاب ہو جائے تو اپنے روزے پورے کرے۔ روزوں کی قضا اگلے رمضان سے پہلے کر لینی چاہیے۔ کیا خبر کب موت آجائے اور پھر پچھتانا پڑے۔ بہت بوڑھے افراد اور دائم المریض روزے کا فدیہ دے سکتے ہیں۔ حاملہ عورتوں پر روزہ فرض نہیں۔ کہ اس طرح بچے کو نقصان کا خطرہ ہے۔ بعض لوگ کاروبار یا ملازمت کی وجہ سے ہمیشہ سفر میں رہتے ہیں وہ مسافر کے حکم میں نہیں انہیں روزہ رکھنا چاہیے۔ البتہ بچوں کو دودھ پلانے والی عورتیں روزے نہ رکھیں تو فدیہ دے دیں۔ نفلی روزے ہر دن رکھے جاسکتے ہیں مگر دونوں عیدوں کے دن یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ نیز ایام تشریق یعنی ذوالحجہ کی گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں کی روزہ رکھنا منع ہے۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک کے علاوہ بھی مختلف عبادات میں کوتاہی کی صورت میں بطور فدیہ یا کفارہ بھی روزے رکھنے کا حکم ہے۔ مثلاً قتلِ خطا کی صورت میں ارشادِ خداوندی کا ترجمہ ہے:

''اور کسی مومن کو شایان نہیں کہ وہ مومن کو مار ڈالے۔ مگر غلطی سے اور جو کوئی غلطی سے کسی مومن کو قتل کر ڈالے تو ایک مومن غلام آزاد کرے اور خون بہا ادا کرے جو اس کے وارثوں کے سپرد کیا جائے۔ سوائے اس کے کہ وہ معاف کر دیں۔ پھر اگر (مقتول) ایسے لوگوں سے ہو جو تمہارے دشمن ہیں اور وہ مومن ہو تو ایک مومن غلام آزاد کرنا چاہیے اور اگر ایسے لوگوں سے ہو کہ تم میں اور ان میں معاہدہ ہے تو خون بہا دینا چاہیے جو اس کے وارثوں کے سپرد کیا جائے اور ایک مومن غلام آزاد کرنا چاہیے۔ پھر جو شخص نہ پائے تو دو مہینے کے متواتر روزے رکھے (تاکہ) اللہ اس پر رحمت سے متوجہ ہو اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ (سورۃ النساء بیان القرآن ص ۳۷۲ جلد اول)

قسم کھا کر توڑ دینے کی صورت میں بطور کفارہ روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ ارشاد الٰہی کا ترجمہ ہے:

''اللہ تمہاری بلا ارادہ قسموں پر تم پر گرفت نہیں کرتا لیکن اس پر گرفت کرتا ہے کہ جو تم قسم کو مضبوط کرو۔ سو اس کا کفارہ دس مسکینوں کا کھانا ہے۔ درمیانہ کھانے سے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کو لباس دینا یا گردن کا آزاد کرنا اور جو شخص نہ پائے تو تین دن کے روزے رکھنا ہے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے۔ جب تم قسم کھالو تو اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ اپنی باتیں تمہارے لئے کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔ (سورۃ المائدہ بیان القرآن جلد اول ص ۴۴۲)

از جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب

روزے کے مسائل

روزہ کا اصل مقصد تقویٰ ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

ترجمہ: ''پس روزہ میں جھوٹ بولنا، گالیاں دینا، غیبت کرنا، بدنظری اور حرام خوری روزہ کے مقصد کو فوت کر دیتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ میں غیبت کرتا اور گالیاں دیتا ہے اس کے فاقہ کی خدا کو کوئی پروا نہیں۔ گویا بغیر تقویٰ کے روزہ محض ایک فاقہ ہے جس کی خدا کو کیا پروا ہو سکتی ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر بہت غصہ آئے اور طبیعت کسی طرح بھی رک نہ سکے تو اتنا کہہ دو کہ اس کا جواب میں دے سکتا تھا لیکن روزہ کی وجہ سے دے نہیں سکتا۔ گویا اس طرح دل کا بخار بھی نکل جائے گا اور روزہ بھی بچ جائے گا۔

☆ جب تک رمضان کا چاند نظر نہ آئے یا شہادت نہ مل جائے شکی روزہ رکھنا جائز نہیں۔

☆ رمضان کے فرضی روزہ کی نیت اس سے قبل شام سے ہی ہونی چاہیے کہ کل صبح روزہ رکھنا ہے۔ سوائے اس حالت کے کہ چاند دیکھنے کی خبر نہ آئی ہو۔ نفلی روزہ کے لئے اس کی ضرورت نہیں۔ صبح اٹھ کر بھی نیت ہو سکتی ہے۔

☆ مسافر اور بیمار کے لئے روزہ معاف ہے۔ مسافر جب گھر پہنچے تو فوت شدہ روزوں کے بدلہ رمضان کے بعد روزے رکھ لے۔ اور بیمار جب تندرست ہو تب روزوں کی قضا ادا کرے۔

☆ سفر کے لئے کوئی خاص شرط نہیں جب سفر کے لئے گھر سے نکلے وہ مسافر سمجھا جائے گا۔ اسی طرح بیماری کے لئے کسی خاص ٹمپریچر یا بیماری کے معیار کی ضرورت نہیں۔ البتہ معاملہ کو خدا سے صاف رکھے اور بہانہ بازی سے کام نہ لے اور جب وجہ معذوری دور ہو جائے تو قضا شدہ روزے رکھ لے۔

☆ اگر ایسا بیمار ہے جس کی صحت کی درستی کے لئے ایک لمبا عرصہ درکار ہے یا امید صحت نہیں یا ایسا کمزور ہے جس کے لئے روزہ رکھنا مضر صحت ہے یا ایسا بوڑھا ہے جس کے روزہ رکھنے سے اس کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے یا حاملہ عورت ہے یا دودھ پلانے والی عورت ہے۔ ایسے لوگ روزہ نہ رکھیں۔ اور ہر ایک قضا شدہ روزہ کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔ لیکن مسکین کو کھانا کھلانا بھی انہی لوگوں پر فرض ہے جو مسکین کا کھانا دینے کی طاقت رکھتے ہوں، جو خود مسکین ہیں اور فدیہ دے نہیں سکتے وہ **لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا** کے مطابق ہر طرح معافی کے نیچے ہیں۔

☆ روزہ میں غلطی سے اگر کوئی چیز منہ میں ڈال لی جائے یا نگل لی جائے یا کلی کرتے وقت سہواً پانی حلق سے نیچے اتر جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ کسی خوشبو، بدبو، گرد و غبار کے ناک میں یا منہ میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ آنکھ میں سرمہ ڈالنے، نہانے، سر میں تیل ڈالنے، آنکھ یا کان میں دوا ڈالنے، شیشہ دیکھنے، قے آجانے، نکسیر پھوٹنے، خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ حکم ہے کہ افطاری میں جلدی کرو اور سحری کھانے میں تاخیر کرو۔ صحابہؓ سے روایت ہے کہ ہمارے سحری کھانے اور نماز فجر کے شروع ہونے کے درمیان میں اتنا وقفہ ہوتا تھا جس میں چالیس آیتیں پڑھی جا سکتی ہیں۔ ایک دفعہ حضرت بلالؓ نے غلطی سے اذان جلد دے دی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مسلمانوں کے گھروں میں جاؤ اور ان کو اطلاع دو کہ ابھی سحری کھا سکتے ہو مجھ سے غلطی ہو گئی۔

☆ رمضان کی راتوں میں قیام کرنا خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اس سے بڑھ کر بدقسمت کون ہوگا جس نے رمضان کو پایا اور خدا سے اپنے گناہ نہ بخشوائے۔ آپ پچھلی رات کو قیام کرتے تھے اور گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔ دو دو رکعت کی نیت باندھتے تھے۔ گیارھویں یعنی آخری رکعت علیحدہ پڑھتے تھے۔ یہی آخری رکعت وتر کہلاتی ہے کیونکہ یہ رکعت ساری رکعتوں کو طاق کر دیتی ہے چونکہ آج کل ہمارے ملک میں عشا کی نماز کے آخر میں تین رکعت وتر پڑھ لیتے ہیں اس لئے پچھلی رات صرف آٹھ رکعت پڑھنی کافی ہیں۔ اور اگر پچھلی رات میں تین رکعت وتر نہ پڑھے تو پھر آخر شب میں گیارہ رکعت پڑھے۔

پہلی شب میں بیس رکعتیں اور تین رکعت وتر کا پڑھنا حضرت عمرؓ کے زمانہ میں شروع ہوا۔ لوگ مسجد میں بعد نماز عشاء بیٹھتے باتیں کر رہے تھے۔ آپ نے ایک حافظ قرآن کو مقرر کیا کہ وہ انہیں بیس رکعت پڑھائے اور اس میں قرآن سنائے۔ اس طرح قرآن سننے کا ایک موقعہ پیدا کر دیا۔ لیکن سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم آخر شب میں قیام کرنا ہے۔

از: قاری ارشد محمود

رپورٹ دورہ سیالکوٹ

حضرت امیر ایدہ اللہ کی زیر قیادت وفد سیالکوٹ کے لئے براستہ وزیر آباد روانہ ہوا۔ راستے میں جب حضرت امیر ایدہ اللہ کے علم میں یہ بات آئی کے ہم براستہ وزیر آباد جا رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہم وزیر آباد کی جامع سے ہو کر جائیں گے۔ ہم لوگ تقریباً 8 بجے صبح وزیر آباد پہنچ گئے وہاں جامع وزیر آباد کا دورہ کیا اس کی مرمت کے کام پر نظر ڈالی۔ جامع وزیر آباد جماعت کی بڑی تاریخی جامع ہے۔ اس کے بعد ہم سیالکوٹ کے لیے روانہ ہو گئے۔ تقریباً 10 بجے کے قریب ہم لوگ سیالکوٹ پہنچے جہاں شیخ سلیم صاحب اور ان کے اہل خانہ نے نہایت جوش وخروش سے حضرت امیر ایدہ اللہ اور جنرل سیکرٹری صاحب اور وفد کے اراکین کا استقبال کیا۔ انہوں نے عمدہ طریقے سے مہمانوں کی تواضع کی۔ جس کے بعد ہم سیالکوٹ کی جامع میں گئے جہاں مرد وخواتین مہمانوں کا انتظار کر رہے تھے ۔ یہ سیالکوٹ جماعت کے لئے ریفریشر کورس کا حصہ تھا۔ پہلے بھی یہ کورس کئی جماعتوں میں ہو چکا ہے۔ اس تربیتی کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا تلاوت قرآن ایک نوجوان شیخ ابراہیم نے کی۔ تلاوت کے بعد پہلا لیکچر حضرت امیر قوم ایدہ اللہ نے دیا آپ کا لیکچر دین اسلام کی صداقت پر تھا آپ نے اپنے لیکچر میں ہستی باری تعالیٰ کے بارے میں بیان کیا اور اس بات کی وضاحت کی کہ اللہ ایک ہے اور ساری کائنات کا صرف وہی مالک ہے اور صرف اور صرف اسی کی عبادت کرنی چاہیے۔ اور یہ بات بھی دلائل سے ثابت کی کہ ہر مذہب میں خدا کا تصور پایا جاتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے قرآن کریم کی صداقت کو بیان کیا اور غیر مسلموں کی کتابوں سے قرآن کریم کے منجانب اللہ کے ہونے کے حوالے دیے۔ پھر آپ نے نبی کریمؐ کی آنے کی بشارتیں جو غیر مسلموں کی کتابوں میں ہیں ان کو وضاحت سے بیان کیا۔ اس کے بعد آپ نے مکہ کے تاریخی پس منظر اور حجر اسود کے منجانب اللہ ہو نے پر دلائل دنیا کے دیگر مذاہب کی کتابوں سے دیے۔ آخر میں آپ نے خانہ کعبہ کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے اپنے لیکچر کو ختم کیا حضرت امیر ایدہ اللہ کے لیکچر کو سامعین نے بہت پسند کیا۔ اس کے بعد جنرل سیکرٹری عامر عزیز صاحب نے جماعتی معلومات کے حوالہ سے لیکچر دیا جس میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ پر بات کی اور اس کی وضاحت قرآن وحدیث سے کی۔ آپ نے حدیث کی روشنی میں مسیح موعود کے آنے کے دلائل بڑے احسن انداز سے بیان کیے۔ آپ نے اپنے لیکچر میں وفات مسیح پر غیر احمدی علماء کے بیان بھی سنائے جسے سامعین نے بڑی دلچسپی سے سنا اور انتہائی مسرت کا اظہار کیا ہے کہ وہ بات جو ہم 100 سال سے کہہ رہے تھے آج لوگ تسلیم کر رہے ہیں۔ اسی طرح آپ نے حضرت امام وقت کی زندگی پر روشنی ڈالی اور غیر احمدی علماء کی زبان سے حضرت مرزا صاحب کے بارے میں تاثرات ویڈیو ٹیپ ریکارڈ شدہ سنائے۔

آخر میں سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا مرد وخواتین مختلف جماعتی حوالے سے سوال کرتے رہے عامر عزیز صاحب احسن اور تسلی بخش جواب دیتے رہے۔ آخر یہ پروگرام نماز ظہر کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ اس پروگرام کے انعقاد کے لیے محترم شیخ سلیم صاحب، محترمہ رشیدہ ظفر صاحبہ اور ان کی جماعت کی کاوش قابل تعریف ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

داتا دربار پر حملے کی مذمت

احمدیہ انجمن لاہور کے ممبران اور تمام احباب داتا دربار پر ہونے والے ہولناک حملے اور اس میں قیمتی جانوں کے ضیاع پر نہایت غمگین اور افسردہ دلی سے اظہار تعزیت کرتے ہیں ۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ لاہور داتا دربار پر ہونے والے واقعہ دہشت گردی کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

داتا دربار جیسی پرامن جگہ پر حملہ نہ صرف افسوسناک بلکہ انتہائی قابل مذمت امر ہے۔

آپ کے غم میں شریک
عامر عزیز
جنرل سیکرٹری، احمدیہ انجمن لاہور

کافر کو لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کرنا حرام ہے

☆ حضرت مقداد بن اسود یعنی مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ، بنی زہرہ کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ اگر کسی موقع پر میری کسی کافر سے ٹکر ہو جائے اور ہم دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش میں لگ جائیں اور وہ میرے ایک ہاتھ پر تلوار مار کر اسے کاٹ ڈالے، پھر وہ مجھ سے بھاگ کر ایک درخت کی پناہ لے کر کہے۔ ''میں اللہ پر ایمان لے آیا'' تو کیا یا رسول اللہ! اس کے اس اقرار کے بعد بھی میں اسے قتل کر دوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تم اسے قتل نہ کرنا۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! وہ پہلے میرا ایک ہاتھ بھی کاٹ چکا ہے؟ اور یہ اقرار میرے ہاتھ کاٹنے کے بعد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی یہی فرمایا کہ اسے قتل نہ کر، کیونکہ اگر تو نے اسے قتل کر ڈالا تو اسے قتل کرنے سے پہلے جو تمہارا مقام تھا اب اس کا وہ مقام ہوگا اور تمہارا مقام وہ ہوگا جو اس کا مقام اس وقت تھا۔ جب اس نے اس کلمہ کا اقرار نہیں کیا تھا۔

☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ حرقہ کی طرف بھیجا۔ ہم نے صبح کے وقت ان پر حملہ کیا اور انہیں شکست دے دی۔ پھر میں اور ایک اور انصاری صحابی اس قبیلہ کے ایک شخص (مرد اس بن عمرو) سے بھڑ گئے۔ جب ہم نے اس پر غلبہ پالیا تو وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگا۔ انصاری تو فوراً ہی رک گیا لیکن میں نے اسے اپنے برچھے سے قتل کر دیا۔ جب ہم لوٹے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کی خبر ہوئی۔ آپ نے دریافت فرمایا اسامہ کیا اس کے لا الہ الا اللہ کے باوجود تم نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا کہ قتل سے بچنا چاہتا تھا (اس نے یہ کلمہ دل سے نہیں پڑھا تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے رہے (کیا تم نے اس کے لا الہ الا اللہ کہنے پر بھی اسے قتل کر دیا) حتی کہ میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی کہ کاش میں آج سے پہلے اسلام نہ لاتا۔

رمضان کے لئے کچھ دعائیں

☆ اے خدا تو مجھے ان لوگوں کے اس رستے پر چلا جنہوں نے اپنا سب کچھ تیرے نام کو بلند کرنے کے لئے قربان کر دیا اور اس لئے تیرے انعامات کے مستحق ہوئے۔

☆ اے خدا تو میرے بیوی بچوں کو، میرے عزیزوں اور دوستوں کو بھی اسی رستے پر چلا۔

☆ اے خدا تو ہماری ساری جماعت کے اندر یہ حرکت پیدا کر دے کہ وہ تیرے حکم وصیت کی تعمیل اس رمضان میں کر کے تیری رضا کو جو روزے کا اصل مقصد ہے حاصل کر لیں۔ اور مال کی پرستش کے ذلیل مقام سے اٹھا کر تیری پرستش کے بلند مقام کو حاصل کر لیں۔

☆ اے خدا تو ہمیں وہ سامان عطا فرما اور ایسے کارکن عطا فرما کہ ہم تیرے قرآن کو دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم میں پہنچا دیں۔

☆ اے خدا تو ہمیں وہ نصرت عطا فرما کہ ہم تیرے دین کی تبلیغ کے مرکز کو دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم میں قائم کر دیں۔

☆ اے خدا تو قرآن اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی قبولیت کی ایک زبردست ہوا دنیا میں چلا دے۔

☆ اے خدا تو دنیا پرست انسانوں کو ظلم و فساد اور فسق و فجور سے باہر نکال اور انہیں حق کو کرنے کی توفیق عطا فرما۔

☆ اے خدا تو ساری دنیا کو نور اسلام سے منور کر دے۔

☆☆☆☆

گل چھیڑی سی مسیح موعود ہوراں....!!

کیپٹن عبدالسلام خان ـ امریکہ

اوہ تے کرداسی حُسنِ قرآن دی گل اوہ تے کردا سی ربّ المنّان دی گل
نبی صلعم دا پیغام پھیلان دی گل کِڈی چنگی اے مسیحِ زمان دی گل
اوہدے مخلص ملنگاں دا میلہ اے کِڈا سوہنا تے بے پرواہ ویلہ اے

گل چھیڑی سی مسیح موعود ہوراں
گل چل پئی اے تے چلدی جاوے

دیوے نال دیوا بلدا جاوے گلوں گل نکلدی چلی جاوے
پُھلاں پھل ہووے ایہہ پھلواڑی ایہدی خوشبو مہکدی چلی جاوے
ہوندا فیض یا دامن تے بن دی گل گلوں نکلدی گل تے چلدی گل
مسیح موعود ہوراں بارے کرنی کی گل نہیوں میرے جئے گونگے دے وس دی گل

گل چھیڑی سی مسیح موعود ہوراں
گل چل پئی اے تے چلدی جاوے

نہ جنگ تے جہاد نہ جوش دی گل اوہ تے کردا سی عقل تے ہوش دی گل
اوہ تے کرداسی فقط قرآن دی گل کِڈی اُچی سی **احمد دے غلام دی گل**

گل چھیڑی سی مسیح موعود ہوراں
گل چل پئی اے تے چلدی جاوے

نہ قبراں تے تعویز نہ بدعات دی گل نہ جادو تے ٹونہ نہ خرافات دی گل
اوہ تے کرداسی قرآنی آیات دی گل اوہ تے کردا سی دعائے مستجاب دی گل
اوہ تے کرداسی مسیح دی وفات دی گل کِڈی اُچی سی صفات والے دی گل

گل چھیڑی سی مسیح موعود ہوراں
گل چل پئی اے تے چلدی جاوے

نہ قیصر وکسریٰ نہ سلطان دی گل — اوہ تے کردا سی عام انسان دی گل

اوہنوں رب دے نال ملان دی گل — اوہنوں دعائے مستجاب سکھان دی گل

کِڈی سوہنی سی ایس پہلوان دی گل — کِڈی اُچی سی مسیح زمان دی گل

گل چھیڑی سی مسیح موعود ہوراں

گل چل پئی اے تے چلدی جاوے

نہ تکبر تے غرور نہ انکار دی گل — اوہ تے کردا سی علم تے پیار دی گل

نہ جھگڑا تے نہ تکرار دی گل — اوہ تے کردا سی حُسنِ یار دی گل

کِڈی شیریں سی ایس جوان دی گل — کِڈی سوہنی سی ایس مسیحِ زمان دی گل

گل چھیڑی سی مسیح موعود ہوراں

گل چل پئی اے تے چلدی جاوے

نہ توپ تے تفنگ نہ تلوار دی گل — اوہ تے کردا سی دلائل دے ہتھیار دی گل

اوہ تے کردا سی حُسنِ بیان دی گل — اوہ تے کردا سی حُسن اخلاق سی گل

جِدوں لکھاں نے مَن لئی اوہدی گل — فیر کی رہ گئی اے باقی گل

جِدوں دِلاں وچ وڑ گئی اوہدی گل — ھُن رُکنی نئیں اوہدی سوہنی گل

گل چھیڑی سی مسیح موعود ہوراں

گل چل پئی اے تے چلدی جاوے

کِڈا سوہنا سی احمد دا غلام میاں — بھیج اوس تے درود سلام میاں

نئیوں چنگا قبر تے کلام میاں — اتھرو پی جانہ بول سلام میاں

گل چھیڑی سی مسیح موعود ہوراں

گل چل پئی اے تے چلدی جاوے

رمضان کے مجاہدہ کی دُعائیں

قرآن کریم کی دُعائیں

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۔ وَاغْفِرْ لَنَا ۔ وَارْحَمْنَا ۔ أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

اے ہمارے رب ہم کو نہ پکڑ اگر ہم بھول جائیں یا خطا کریں۔ اے ہمارے رب ہم پر نافرمانی کا بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے اُن پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے۔ اے ہمارے رب اور ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جس کی طاقت ہم میں نہیں اور ہمیں معاف فرما اور ہماری حفاظت فرما اور ہم پر رحم فرما تو ہمارا مولیٰ ہے پس ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت دے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

اے ہمارے رب ہمارے قصور اور ہمارے کام میں ہماری خطائیں معاف فرما اور ہمارے قدموں کو مضبوط رکھ اور ہم کو کافر قوم پر نصرت دے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

اے ہمارے رب ہمیں ظالم قوم کے ظلم کا تختۂ مشق نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر لوگوں سے نجات دے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ ۔

اے ہمارے رب ہمیں ان لوگوں (کے ہاتھ سے) جو کافر ہیں دکھ نہ پہنچا اور اے ہمارے رب ہمارے (گناہ) بخش دے یقیناً تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ۝

اے ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرما اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہمیں آگ کے دکھ سے بچا۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کیجیو اس کے بعد جو تو نے ہمیں ہدایت کی اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا فرما تحقیق تو بڑا بخشش کرنے والا ہے۔

احادیث کی دُعائیں

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ ۔

اے اللہ ہم تجھے ہی ان کے مقابلہ میں رکھتے ہیں (کیونکہ ہم میں مقابلہ کی طاقت نہیں) اور ان کی شرارتوں سے تیری ہی پناہ چاہتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ ۔

اے اللہ کتاب کے اتارنے والے جلد حساب لینے والے تو ان جماعتوں کو بھگا (جو ناحق ہماری تکلیف رسانی کے درپے ہیں)

اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ ۔

اے اللہ تو ان کو بھگا اور ان کے پاؤں اکھیڑ دے۔

اَللّٰهُمَّ أَنْجِزْ وَعْدَكَ وَاهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَحْدَكَ ۔

اے اللہ اپنے وعدہ کو پورا فرما اور تو اکیلا ہی ان جماعتوں کو بھگا دے۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا ۔

اے اللہ نہ تو دنیا ہمارے لئے سب سے بڑھ کر فکر کا موجب ہو اور نہ ہی وہ ہمارے علم کا منتہی ہو اور نہ ہم پر ایسے لوگوں کو مسلط فرما جو ہم پر رحم نہیں کرتے۔

اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِينَ مُحَمَّدٍ صلعم وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِينَ مُحَمَّدٍ صلعم وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ ۔

اے اللہ تو اس شخص کو نصرت دے جو دین محمد صلعم کی نصرت کرتا ہے اور ہمیں انہی میں سے بنا اور اس شخص کی نصرت کو چھوڑ دے جو دین محمد صلعم کی نصرت کو چھوڑتا ہے اور ہمیں ان میں سے نہ بنا

اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ نَشْكُو ضَعْفَ قُوَّتِنَا وَقِلَّةَ حِيلَتِنَا وَهَوَانَنَا عَلَى النَّاسِ ۔

اے اللہ ہم اپنی طاقت کی کمزوری کی اور اپنے سامانوں کی قلت کی اور لوگوں کی نگاہوں میں اپنی ذلت اور تحقیر کی شکایت تیرے ہی حضور کرتے ہیں

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمُسْتَضْعَفِينَ ۔

اے اللہ تو ہماری ربوبیت کرنے والا اور سب کمزوروں کی ربوبیت کرنے والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ ۔

اے اللہ ہمیں منزل مقصود پر پہنچا ان لوگوں میں جنہیں تو نے منزل مقصود پر پہنچایا اور ہمیں عافیت عطا فرما ان لوگوں میں جنہیں تو نے عافیت عطا فرمائی اور ہماری کارسازی فرما ان لوگوں میں جن لوگوں کی تو نے کارسازی فرمائی اور ہمیں برکت عطا فرما اس میں جو تو نے ہمیں دیا اور جو تیری قضا ہے اس کی شر سے ہمیں بچا۔

باہتمام پاکستان پرنٹنگ ورکس کچا رشید روڈ لاہور سے چھپوا کر پبلشر چوہدری ریاض احمد صاحب نے دفتر پیغام صلح، دار السلام ۔۵۔ عثمان بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن لاہور سے شائع کیا۔

از محمد اعظم علوی

لاہور

داتا کا مسکن

وہ لاہور دنیا میں ہے جس کا چرچا ہے شاہوں کا ملجا فقیروں کا ماوی
اٹھے اس زمیں سے وہ عالم کہ جن کا ہوا کوئی ہمسر نہ دنیا میں پیدا

ہوئے ہیں جواں جب سے فہم و فراست
رہا ہے یہ گہوارہ علم و حکمت

اسی کو ملا ہے یہ اعزاز اکثر رہا رزم میں بزم میں سب سے بڑھ کر
شرافت کا پتلا شجاعت کا پیکر خلوص و محبت میں اکمل اور برتر

یہ ہے خطہ پاک داتا کا مسکن
ہوئی جس سے تاریخِ اسلام روشن

فلک دم بخود ہے تری وسعتوں پر چمن ہے نچھاور تری نکہتوں پر
زمانے کو رشک آ گیا نصرتوں پر فلک سے اترتی ہوئی رحمتوں پر

ہے بھرپور دامن جو شادابیوں سے
گلی کوچے روشن ہیں بے تابیوں سے

نام ایام	رمضان المبارک	اگست 2010	منتہائے سحر		وقت افطار	
			منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ
جمعرات	1	12	56	3	49	6
جمعۃ المبارک	2	13	57	3	48	6
ہفتہ	3	14	58	3	47	6
اتوار	4	15	58	3	47	6
سوموار	5	16	59	3	46	6
منگل	6	17	00	4	45	6
بدھ	7	18	01	4	44	6
جمعرات	8	19	02	4	43	6
جمعۃ المبارک	9	20	03	4	42	6
ہفتہ	10	21	04	4	40	6
اتوار	11	22	05	4	39	6
سوموار	12	23	06	4	38	6
منگل	13	24	07	4	37	6
بدھ	14	25	08	4	36	6
جمعرات	15	26	09	4	35	6
جمعۃ المبارک	16	27	10	4	34	6
ہفتہ	17	28	10	4	32	6
اتوار	18	29	11	4	31	6
سوموار	19	30	12	4	30	6
منگل	20	31	13	4	29	6
بدھ	21	یکم ستمبر	14	4	28	6
جمعرات	22	2	15	4	27	6
جمعۃ المبارک	23	3	15	4	26	6
ہفتہ	24	4	16	4	24	6
اتوار	25	5	17	4	23	6
سوموار	26	6	18	4	22	6
منگل	27	7	18	4	20	6
بدھ	28	8	19	4	19	6
جمعرات	29	9	20	4	18	6
جمعۃ المبارک	30	10	21	4	16	6